دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ

بلاک 15 فیڈرل بی ایریا، کراچی

مساجد میں خواتین کی نماز باجماعت میں شرکت

محترم جناب مفتی صاحب السلام علیکم!

سوال: ایک شخص یہ کہتا ہے کہ عورتوں کے مسجد میں آنے کی ممانعت اجماعِ صحابہ سے ثابت ہے اور ناسخ کے درجے میں ہے، اس کے جواز کے قائل غلطی پر ہیں، جواز پر عمل جائز نہیں، اس بارے میں شرعی حکم بیان فرمائیں، (عبدالمصطفیٰ، ماریشس)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب

خواتین کیلئے مساجد میں نماز ادا کرنا جائز ہے اور مرد حضرات اپنی بیویوں کو مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت مانگنے پر منع نہیں کر سکتے، بشرطیکہ خاتون پردہ میں ہو اور اس کے جسم سے کوئی ایسی جگہ نظر نہ آئے جسے اجنبی لوگوں کے لیے دیکھنا جائز نہ ہو، حدیث پاک میں ہے: وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: إِذَا اسْتَاذَنَتْ اِمْرَءَ ةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا ترجمہ: ''حضرت سالم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں آنے کی اجازت مانگے تو وہ اسے منع نہ کرے، (صحیح بخاری: 5238)''۔

مذکورہ شخص کا یہ کہنا کہ ''عورتوں کے مسجد میں جانے کی ممانعت اجماعِ صحابہ سے ثابت ہے اور ناسخ کے درجے میں ہے''، درست نہیں ہے، ان احادیث مبارکہ کو کیسے نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔

(۱) أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تَمْنَعُوا نِسَآءَ كُمُ الْمَسَاجِدَ، إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ إِلَيْهَا، قَالَ: فَقَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ، قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ: فَسَبَّهُ سَبًّا سَيِّئًا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ: أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُولُ: وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تمہاری عورتیں مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو ان کو مساجد میں جانے سے منع نہ کرو، حضرت عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے بلال نے کہا: خدا کی قسم! ہم ان کو مسجد میں جانے سے ضرور منع کریں گے، راوی کہتا ہے کہ پھر حضرت عبداللہ بن عمر بلال پر اس قدر شدید ناراض ہوئے کہ اتنا کسی اور پر ناراض نہیں ہوئے تھے اور فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ میں ضرور منع کروں گا، (صحیح مسلم: 442)''۔

(۲) عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ، فَقَالَ ابْنٌ لَهُ: يُقَالُ لَهُ وَاقِدٌ: إِذَنْ يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا. قَالَ: فَضَرَبَ فِي صَدْرِهِ وَقَالَ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُولُ لَا، ترجمہ: ''حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی عورتوں کو رات کے وقت مسجد میں جانے کی اجازت دو، ان کے بیٹے واقد نے کہا: پھر یہ عورتیں اس اجازت کو برائی کا بہانہ بنالیں گی، یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمر نے ان کے سینہ پر مارا اور فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم انکار کرتے ہو، (صحیح مسلم: 442)''۔

(۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ وَالعِشَآءِ فِي الجَمَاعَةِ فِي المَسْجِدِ، فَقِيلَ لَهَا: لِمَ تَخْرُجِينَ وَقَدْ تَعْلَمِينَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَيَغَارُ؟، قَالَتْ: وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْهَانِي؟، قَالَ: يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ،

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ترجمہ:''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زوجہ صبح اور عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کے لیے مسجد جاتی تھیں، ان سے کہا گیا: آپ گھر سے کیوں نکلتی ہیں، جبکہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عمر کو آپ کا نکلنا ناگوار ہے اور اُن کو اس پر غیرت آتی ہے، وہ کہنے لگیں: پھر اُن کو مجھے منع کرنے سے کیا چیز مانع ہے؟، حضرت ابن عمر نے فرمایا: ان کو منع کرنے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد مانع ہے:''اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے منع نہ کرو، (صحیح بخاری:900)''۔

حافظ ابن حزم اندلسی لکھتے ہیں: وَقَدْ اِتَّفَقَ أَهْلُ الأَرْضِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَمْنَعِ النِّسَآءَ قَطُّ الصَّلَاةَ مَعَهُ فِي مَسْجِدِهِ اِلٰى أَنْ مَاتَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ بَعدَهُ، فَصَحَّ أَنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ مَنْسُوخٍ، فَاِذْ لَا شَكَّ فِي هٰذَا، فَهُوَ عَمَل بِرٍّ، وَلَو لَا ذٰلِكَ مَا أَقَرَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلَا تَرَكَهُنّ يَتَكَلَّفْنَهُ بِلَا مَنْفَعَةٍ بَلْ بِمَضَرَّةٍ، وَهٰذَا الْعُسْرُ وَالْأَذٰى، لَا النَّصِيْحَةُ. ترجمہ:''اس بات پر تمام لوگوں کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات تک عورتوں کو مسجد میں آنے سے کبھی نہیں روکا، نہ ہی خلفاءِ راشدین نے آپ کے بعد یہ کام کیا، اس سے ثابت ہو گیا کہ یہ عمل منسوخ نہیں ہوا، جب اس کا غیر منسوخ ہونا یقینی ہے تو یہ نیکی کا کام ہوا، اگر ایسا نہ ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اسے برقرار نہ رکھتے اور ان عورتوں کو بے فائدہ بلکہ نقصان دہ تکلیف میں مبتلا نہ چھوڑتے، ایسا کرنا تنگی و تکلیف تو ہو سکتا ہے، خیر خواہی نہیں (حالانکہ رسول اللہ ﷺ سب سے بڑے خیر خواہ ہیں)، (اَلْمُحَلّٰى لِابْنِ حَزَم، جلد2، ص:176)''۔

عہدِ فاروقی میں خلیفۂ دوم حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فسادِ زمانہ کے سبب عورتوں کے مسجد آنے پر پابندی لگا دی تھی۔ عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهَا قَالَتْ: لَوْ اَدْرَكَ رَسُولُ اللّٰه ﷺ مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ، لَمَنَعُهُنَّ كَمَا مُنِعَتْ نِسَآءُ بَنِي اسْرَائِيلَ. قُلْتُ لِعَمْرَةَ: أَوَ مُنِعْنَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. ترجمہ:''عمرہ سے روایت ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ عورتوں کے اس بناؤ سنگھار کو دیکھ لیتے جو انہوں نے اب ایجاد کیا تو اُن کو (مسجد میں آنے سے) منع فرما دیتے، جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کیا گیا تھا۔ میں نے عمرہ سے پوچھا: کیا اُن کو منع کر دیا گیا تھا؟، انہوں نے فرمایا: ہاں، (صحیح بخاری:869)''۔

علامہ غلام رسول سعیدی (علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی 855ھ کے حوالے سے) لکھتے ہیں: قُلْتُ: لَوْ شَاهَدَتْ عَائِشَة رَضِي اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا أَحدَث نِسَاءُ هَذَا الزَّمَانِ مِنْ أَنْوَاعِ الْبِدعِ وَالْمُنْكَرَاتِ لَكَانَتْ أَشَدَّ إِنْكَارًا ترجمہ:''میں کہتا ہوں: اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کے اس بناؤ سنگھار کو دیکھ لیتیں جو انہوں نے ہمارے زمانے میں ایجاد کر لیا ہے اور اپنی زیبائش اور نمائش میں غیر شرعی طریقے اور مذموم بدعات نکال لی ہیں، تو یقیناً اپنے موقف میں اور شدّت اختیار فرماتیں، (عمدۃ القاری، جلد6، ص:227)''۔ میں (علامہ غلام رسول سعیدی) کہتا ہوں: اگر علامہ عینی ہمارے زمانے کی فیشن زدہ عورتوں کو دیکھ لیتے تو حیران رہ جاتے، اب اکثر عورتوں نے برقع لینا چھوڑ دیا ہے، سر کو دوپٹہ سے نہیں ڈھانپتیں، تنگ اور چست لباس پہنتی ہیں، بیوٹی پارلر میں جا کر جدید طریقوں سے میک اپ کراتی ہیں، مردوں کے ساتھ مخلوط اجتماعات میں شرکت کرتی ہیں، میراتھن دوڑ میں حصہ لیتی ہیں، بسنت میں پتنگ اڑاتی ہیں، ویلنٹائن ڈے مناتی ہیں، اس قسم کی آزاد روش میں عورتوں کے مسجد جانے کا تو خیر کوئی امکان ہی نہیں ہے، البتہ چند اللہ سے ڈرنے والی خواتین ضرور مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھنے یا رمضان کے مہینے میں تراویح کی نماز پڑھنے جاتی ہیں، جہاں اُن کی نماز کے لئے باپردہ جگہ بنائی جاتی ہے، سو جو خواتین پردہ کی حدود و قیود سے مسجدوں میں جائیں تاکہ وہ درسِ قرآن و حدیث، وعظ اور نصیحت سن سکیں تو میری رائے ہے کہ ان کو منع نہیں کرنا چاہئے، جبکہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ایک قول میں اس کی گنجائش بھی ہے، (نعمۃ الباری، جلد2، ص:798)''۔

25، جولائی 2019ء